حمد

''حمد'' عربی زبان کا لفظ ہے۔اس کے معنی تعریف یا ثنا ہیں۔اصطلاح میں ''حمد'' سے مراد وہ نظم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف یا ثنا بیان کی گئی ہو۔حمد لکھنے والے کے اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس پر کامل ایمان کے جذبے اور اس کی رحمت پر یقینِ کامل کی آئینہ دار ہوتی ہے۔اس میں شاعر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔ پر تقدّس موضوع کے باعث حمد میں تقدّس کا پہلو غالب ہوتا ہے اور دیگر اصنافِ سخن کے مقابلے میں اس کا مقام و مرتبہ بلند ہوتا ہے۔

زمانہ قدیم سے شعری مجموعوں کے آغاز میں برکت کی خاطر حمد شامل کرنے کا رواج رہا ہے مگر بعد میں شعرا نے حمد کی طرف بھرپور توجہ دی تو حمدیہ شاعری کے مجموعے بھی منظرِ عام پر آئے۔ چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی ذات بزرگ و برتر پر ایمان' اس کی رحمت پر یقین' اس سے عقیدت' محبت اور اطاعت کے جذبات کی حامل حمدوں کے کئی مجموعے دستیاب ہیں۔

''حمد'' تقدّس کی حامل ایک باوقار صنف سخن ہے جس میں شعرا نے فکر و فن کے جملہ تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اپنے ایمان اور تعلق کی کیفیات کو لفظی پیرہن عطا کیا ہے جسے وہ اپنے لیے توشۂ آخرت بھی تصوّر کرتے ہیں۔

''حمد'' لکھنے والے شاعروں کی تعداد کثیر ہے۔ مولانا ظفر علی خاں کی تو وجہِ شہرت ہی حمد اور نعت ہے۔ حمدیہ شاعری کے صاحبِ دیوان شاعروں میں مضطر خیر آبادی' مفتی غلام سرور لاہوری' حافظ لدھیانوی' مسعود رضا خاکی' طفیل دارا اور لالہ صحرائی کے نام خصوصاً لائق ذکر ہیں۔

عہدِ موجود میں سے چند حمد نگاروں کے نام ذیل میں دیے جاتے ہیں جن کے حمدیہ شعری مجموعے بھی ہیں............

ع س مسلم' کاوش زیدی' مسرور بدایونی' مظفر وارثی' لطیف اثر' انوار عزمی۔

مولانا ظفر علی خاں

سالِ ولادت: ۱۸۷۳ء **سالِ وفات: ۱۹۵۶ء**

مولانا ظفر علی خاں ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں میرتھ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم وزیر آباد میں حاصل کی۔ بعد میں میٹرک کا امتحان پٹیالہ سے پاس کیا۔ پھر انھوں نے علی گڑھ یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور ایف اے کے بعد ریاست جموں و کشمیر میں محکمہ ڈاک میں ملازم ہو گئے۔ ان کے والد مولوی سراج الدین احمد بھی وہیں ملازم تھے۔ ظفر علی خاں زیادہ عرصہ تک سلسلۂ ملازمت جاری نہ رکھ سکے اور دوبارہ علی گڑھ یونیورسٹی میں داخل ہو گئے اور اعزاز کے ساتھ بی اے پاس کر لیا۔ بی اے کرنے کے بعد انھوں نے کچھ عرصہ تک نواب محسن الملک کے سیکرٹری کی حیثیت سے کام کیا۔

مولانا ظفر علی خاں کے والد نے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے گاؤں کرم آباد سے ہفت روزہ "زمیندار" نکالنا شروع کیا تو مولانا نے اس کی ادارت سنبھال لی۔ بعد میں اس کا دفتر لاہور منتقل کر کے اسے ہفت روزہ سے روزنامہ کر دیا۔

ظفر علی خاں نے صحافت کے ساتھ ساتھ سیاست میں بھی حصہ لینا شروع کر دیا۔ ان کے دل میں موج زن ملک و قوم کی آزادی کے جذبے نے انھیں انگریز کے خلاف بغاوت پر مجبور کر دیا۔ مختلف نشیب و فراز دیکھنے کے بعد بحیثیت سیاستدان انھوں نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمہ لیڈر کی حیثیت حاصل کر لی۔ وہ یکے بعد دیگرے ۱۹۳۷ء اور ۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ کی طرف سے مرکزی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ بالآخر ایک تہلکہ خیز مگر قابلِ تقلید زندگی گزارنے کے بعد ۲۷ نومبر ۱۹۵۶ء کو انتقال فرما گئے۔

مولانا ظفر علی خاں بحیثیت انسان بے حد جذباتی مگر شگفتہ مزاج، بذلہ سنج، دوست نواز اور شفیق بزرگ واقع ہوئے تھے۔ ان کے شعر کہنے کا انداز منفرد تھا۔ وہ حقہ بھروا لیتے اور شعر کہنے بیٹھ جاتے۔ طبیعت کی روانی کا یہ عالم تھا کہ فی کش ایک شعر کے حساب سے لکھتے چلے جاتے۔

مولانا نے کالج کے قومی جلسوں میں نظمیں پڑھیں تو حالی اور شبلی نعمانی نے ان کی حوصلہ افزائی کر کے ان کی شاعری کو کمال کے درجہ تک پہنچانے میں معاونت کی۔ وہ قادر الکلام اور بدیہہ گو شاعر تھے۔ کلام میں زبان و بیان اور محاورے کا برمحل استعمال کرتے۔ نئے نئے قافیے باندھنا، مشکل اور سنگلاخ زمینوں میں شعر گوئی ظفر علی خاں کا خاص انداز تھا۔ مولانا زود گوئی میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ قدرتِ کلام، مشاقی، حاضر دماغی اور آمد کا یہ عالم تھا کہ الفاظ اور مضامین تو گویا ان کے آگے ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے۔ نامانوس اور غریب الفاظ کو بھی وہ اس حسن و خوبی کے ساتھ استعمال کرتے کہ شعر کی روانی اور سلاست میں اضافہ ہو جاتا۔

نعت گوئی ان کا پسندیدہ موضوع تھا۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ سے سچی محبت اور نعت کے فن کی نزاکتوں اور ذمہ داریوں سے آشنا ہونے کے باعث نعت کے مضامین ان کے دل کی گہرائی سے نکلتے تھے۔ ان کی نعت کا فکری و فنی مرتبہ بہت بلند ہوتا تھا۔

بڑے بڑے اہلِ زبان مولانا کی زبان دانی کے قائل تھے۔ وہ صرف شعر و شاعری تک محدود رہتے تو اقبال کے بعد سب سے بڑے شاعر ہوتے۔ مولانا نے حمد، نعت، غزل اور نظم ہر صنف میں طبع آزمائی کی اور ہر نوع کے موضوعات کو نظم بند کیا جس کے بڑے بڑے نمونے "بہارستاں"، "چمنستاں" اور "نگارستان" میں ملتے ہیں۔

نعت کے ساتھ ساتھ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بھی بیان کی۔ ان کی حمدیں بھی اُردو کی حمدیہ شاعری میں مستقل مقام کی حامل ہیں اور ذوق و شوق سے پڑھی جاتی ہیں۔

حمد

پہنچتا ہے ہر اک میکش کے آگے دورِ جام اُس کا
کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے لطفِ عام اُس کا

گواہی دے رہی ہے اس کی یکتائی پہ ذات اس کی
دوئی کے نقش سب جھوٹے ہیں، سچا ایک نام اُس کا

ہر اک ذرّہ فضا کا داستاں اس کی سناتا ہے
ہر اک جھونکا ہوا کا آ کے دیتا ہے پیام اُس کا

نظام اپنا لیے پھرتا ہے کیا خورشید نور افشاں
ہزاروں ایسی دنیاؤں کو شامل ہے نظام اُس کا

میں اس کو کعبہ وبُت خانہ میں کیوں ڈھونڈنے جاؤں
مرے ٹوٹے ہوئے دل ہی کے اندر ہے مقام اُس کا

سراپا معصیت میں ہوں، سراپا مغفرت وہ ہے
خطا کوشی روش میری، خطا پوشی ہے کام اُس کا

مری افتادگی بھی میرے حق میں اس کی رحمت تھی
کہ گرتے گرتے بھی میں نے لیا دامن ہے تھام اُس کا

ہوئی ختم اس کی حُجت اس زمیں کے بسنے والوں پر
کہ پہنچایا ہے ان سب تک محمدؐ نے کلام اُس کا

نہ جا اس کے تحمل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اُس کا

مشق

1- ''حمد'' کسے کہتے ہیں؟

2- حمد میں شاعر نے جو خیالات بیان کیے ہیں ان کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

3- مولانا ظفر علی خاں کی حمد کے اس شعر کا مفہوم آسان الفاظ میں لکھیں۔

نہ جا اس کے تحمل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

4- ہر شعر کے آخر میں آنے والے ہم آواز اور ہم وزن الفاظ کو قافیہ کہتے ہیں۔ مثلاً اس حمد میں جام،عام،نام وغیرہ قافیے ہیں۔قافیے کے بعد جو الفاظ بار بار جوں کے توں دہرائے جاتے ہیں انہیں ردیف کہا جاتا ہے مثلاً اس حمد میں 'اُس کا' ردیف ہے۔

اس حمد میں آنے والے تمام قافیوں کی نشان دہی کریں۔

5- مولانا ظفر علی خاں پر سوانحی و تنقیدی نوٹ لکھیں۔

6- مندرجہ ذیل تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں:

سراپا مغفرت، خطا کوشی، خورشید نور افشاں، دورِ جام، خطا پوشی

7- مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات میں سے درست جواب کے گرد دائرہ لگائیں:

i- پہنچتا ہے ہر اک میکش کے آگے دورِ جام اس کا

اس مصرع سے شروع ہونے والی حمد کے شاعر کا نام کیا ہے؟

ا۔ اقبال ب۔ حالی
ج۔ بہزاد لکھنوی د۔ ظفر علی خاں

ii- مولانا ظفر علی خاں کی وجہِ شہرت کیا ہے؟

ا۔ مضمون نگاری ب۔ افسانہ نویسی
ج۔ شاعری د۔ داستان گوئی

iii- تحریر کے علاوہ مولانا ظفر علی خاں کی دل چسپی کس میدان میں تھی؟

ا۔ تجارت ب۔ سیاست
ج۔ تعلیم و تدریس د۔ طب

iv- اس حمد کے کس شعر میں شاعر نے اپنا تخلص استعمال کیا ہے؟

ا۔ پہلے شعر میں ب۔ دوسرے شعر میں
ج۔ آخری شعر میں د۔ کسی شعر میں بھی نہیں۔